جلد ۵۳/۱۸ | ۲۸ احسان ۱۳۴۳ ہش ۱۶ صفر ۱۳۸۴ھ ۲۸ جون ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۷ جون بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی اور حرارت بھی ہو گئی۔ شروع رات بھی بے چینی رہی۔ اب طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جون۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے ۱۰ جون ۱۹۶۴ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ فرمودہ ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور نے اھدنا الصراط المستقیم کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے احباب کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس سے تعلق قائم کرنے کی حقیقی تڑپ اپنے قلوب میں پیدا کریں۔

احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے دولتمندوں اور درمیانی درجہ کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کی ہے مبتدیوں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے۔ اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اسکی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ضروری ہے کہ جماعت کا ہر طبقہ اپنے بچوں کا مستقبل خدمت سلسلہ کے لئے پیش کرے تاکہ انہیں جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوا کر اور انہیں دینی تعلیم سے بہرہ ور کر کے بیرونی دنیا میں تبلیغ و تربیت کے لئے بھیجا جا سکے (وکیل التعلیم تحریک جدید)

ایک معصوم بے ضرر علمی کتابچہ کی ضبطی

جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر تحریر کو مقدس سمجھتی ہے

رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی حکومت کی طرف سے بیجا مداخلت فی الدین ہے

اخبارات میں حکومت کی طرف سے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی کی خبر جماعت احمدیہ کے لئے ایک سخت دھچکے کا باعث ہوئی ہے۔ رسالہ مذکورہ ایک معصوم۔ بے ضرر علمی کتابچہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی دفعہ ۱۹۰۱ء میں شائع فرمایا اور یہ ایسی تحریر ہے جو احمدیوں کی ایمانیات سے تعلق رکھتی ہے۔ احمدیوں کا ایمان ہے کہ اس کتابچہ کا حرف حرف مقدس ہے اور ان کے ایمان کا جزو ہے۔

اس لحاظ سے اس کی ضبطی کو ہم حکومت کی طرف سے براہ راست مداخلت فی الدین تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ پاکستان میں احمدیوں کو آزادی ضمیر کے حق سے محروم کیا جا رہا ہے جو دستور پاکستان کے بنیادی اصولوں میں سے اہم ترین اصول ہے۔

ہمیں تا دم تحریر ان تفصیلات کا کوئی علم نہیں ہے جن کی بنا پر اس رسالہ کو ضبط کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ تاہم کوئی بھی وجوہات ہوں خود یہ امر کہ ایک رسالہ جو ۱۹۰۱ء سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے اس کو آج تقریباً پون صدی کے بعد یکدم ضبط کر لینا ایک ایسا واقعہ ہے جو قطعاً کوئی مناسب عذر نہیں رکھتا۔ پھر یہ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے ایک ایسا صدمہ ہے جس کو وہ قطعاً برداشت نہیں کر سکتے اور ہم یقین کرتے ہیں کہ حکومت نے رسالہ کو ضبط کر کے نہ صرف ہمارے دستوری حقوق کو ضرب پہنچائی ہے بلکہ اپنی کمزوری اور بے احتیاطی کا بھی اظہار کیا ہے کہ نہ اپنی رعایا کے ایک وفادار اور جاں نثار طبقہ کے دینی حقوق کی نہ صرف حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ خود ان کو ایسی آزمائش میں ڈال رہی ہے۔ جس کو وہ طبعاً پسند نہیں کرتا۔

ہمیں کامل یقین ہے کہ ہماری ان مختصر معروضات کے پیش نظر حکومت اپنے اس حکم پر نظر ثانی کرے گی اور رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی کا حکم جلد از جلد واپس لے لے گی اور جماعت کو اس تشویش سے رہائی دلائے گی جو اس کی ضبطی کی وجہ سے اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے کہ پاکستان میں شاید ہمارے دین کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ابتلاء اور عذاب میں فرق

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "جو لوگ صرف منہ کے ایمان پر بھروسہ کرتے ہیں ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لوگوں کے عذاب دینے کو وہ اللہ کے عذاب دینے کے برابر سمجھ لیتے ہیں اور جب کبھی تیرے رب کی طرف سے نصرت آجائے تو پھر اپنی اصلی حالت چھپانے کے لئے مسلمانوں کے پاس آ آ کر کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ حالانکہ وہ صرف منہ سے ساتھ تھے دل سے ساتھ نہ تھے۔ مومنوں کو اس قسم کے بزدلانہ رویہ سے بچنا چاہیئے اور صداقت پر پوری مضبوطی سے قائم رہنا چاہیئے۔

آج سب سے بڑی مصیبت مسیح کی اشاعت میں یہی ہے کہ لوگ قوم اور ملک کی رسوم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یورپ میں سے لاکھوں آدمی ایسے ہیں جن کے دلوں پر اسلام کی سچائی نے اثر کر لیا ہے مگر وہ ملک اور قوم کی رسوم کا مقابلہ کرنے اور اپنے ہمسائیوں کے تمسخر سے گھبراتے ہیں۔ اگر وہ دلیر ہو جائیں تو نہ صرف ان کو سچائی قبول کرنے کا موقعہ ملے بلکہ ان کو دیکھ کر ہزاروں اور آدمی آگے آجائیں اور سچائی دنیا میں اتنی پھیل جائے جو پچھلی صدیوں میں نہیں پھیلی تھی۔ کیونکہ اس زمانہ کی تمام خرابیوں کے باوجود اس میں اتنی خوبی موجود ہے کہ علوم کے خزانے باہر آگئے ہیں۔ اور ہر علم کے متعلق اتنی کتابیں موجود ہیں کہ انسان آسانی سے ان علوم کو حاصل کر سکتا ہے یہ بات پہلے لوگوں کو میسر نہ تھی پس مبارک ہے وہ جو اس سامان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور سچے مذہب کے قائم کرنے میں اپنی نیک مثال سے مدد دیتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل اس پر نازل ہوں گے اور آنے والی نسلیں ان کو دعائیں دیں گی۔ ہم انتظار کر رہے ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں سے کون کون سے لوگ اس مقام کو حاصل کرتے ہیں۔

جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء اور عذاب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے مگر لوگ اپنی نادانی سے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو وہ اپنی تباہی کا موجب سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ان کی ترقی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ ابتلاء اور عذاب میں فرق یہ ہے کہ (۱) عذاب کا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہوتی ہے مگر ابتلاء کا نتیجہ یہ نہیں ہوتا۔ تکلیفیں تو دونوں طرح ہی آتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی دیکھ لو۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ آپ دشمن کے نرغے میں اکیلے پھنس گئے مگر پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا مگر ابوجہل ایک ہی دفعہ نوجوانوں سمیت پکڑا گیا اور ہلاک ہو گیا۔

(۲) عذاب کے نتیجہ میں نقصان کی زیادتی ہوتی ہے اور ابتلاء میں نفع کی زیادتی ہوتی ہے۔ ابتلاء کی مثال تو ایسی ہوتی ہے جیسے ربڑ کے گیند کو جتنے زور سے پھینکا جائے وہ اتنا ہی اچھلتا ہے مگر عذاب میں گر کر انسان اوپر نہیں اٹھ سکتا۔

(۳) عذاب جس انسان پر نازل کیا جاتا ہے اس کے دل میں مایوسی اور گھبراہٹ ہوتی ہے مگر جس پر ابتلاء نازل ہوتا ہے اس کے دل میں اطمینان اور تسلی ہوتی ہے۔ جب عذاب نازل ہوتا ہے تو مغضوب کہتا ہے ہائے میں ہلاک ہو گیا۔ یا اگر وہ اس سے گھبراتا نہیں تو اس کے دل میں کبر اور خود پسندی کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے کون ہلاک کر سکتا ہے؟ لیکن جب ابتلاء آتا ہے تو انسان کہتا ہے کوئی پرواہ نہیں میں کمزور اور بے کس ہوں لیکن میرا بچانے والا طاقتور ہے اور وہ خدا تعالیٰ پر یقین میں اور بھی ترقی کر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر اس کی حسن ظنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۴) عذاب کے دور کرنے کی انسان جب کوشش کرتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا ہے مگر جس پر ابتلاء آتا ہے اس کا فہم رسا ہو جاتا ہے اور وہ بات کو خوب سمجھنے لگ جاتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لو۔ کفار آپ کا کھوج لگاتے لگاتے غار ثور تک پہنچ گئے اور وہاں جا کر کھوجی نے کہہ دیا کہ یا تو وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور یا یہیں ہے۔ ان میں کھوجی کی بات کا بڑا لحاظ کیا جاتا تھا اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان اس وقت سخت خطرہ میں تھی مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی بلکہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی تسلی دینی شروع کر دی اور فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ سوئے ہوئے تھے کہ ایک کافر نے آپ کی تلوار اٹھا لی اور آپ کو قتل کرنا چاہا لیکن آپ ذرا بھی نہ گھبرائے۔ اور اس کے اس سوال پر کہ آپ کو کون بچا سکتا ہے آپ نے نہایت تسلی سے جواب دیا کہ "اللہ"۔ اس غیر معمولی حالتِ اطمینان کو دیکھ کر اس کافر پر اس قدر دہشت طاری ہوئی کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔

(۵) پانچواں فرق یہ ہے کہ ابتلاء میں انسان کو احساسِ ذلت نہیں ہوتا۔ جب ابتلاء آتا ہے تو انسان ان تکالیف کو حقیر سمجھتا ہے اور ان میں لذت محسوس کرتا ہے کیونکہ اس کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ میں ادنیٰ چیز کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں۔ مثلاً اس کا مال جاتا ہے تو کہتا ہے خدا کے لئے ہی گیا ہے اس لئے کیا پرواہ ہے یا اگر اس کا بیٹا مر جاتا ہے تو کہتا ہے خدا نے ہی دیا تھا اگر اس نے واپس لے لیا ہے تو کیا غم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی واقعہ ہے۔ مبارک احمد سے آپ کو بڑی محبت تھی اور اس کی بیماری میں آپ نے بڑی تیمارداری کی۔ اس سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تک کو بھی یہ خیال تھا کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑا صدمہ ہو گا۔ آخری وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس کی نبض دیکھ رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انہوں نے کہا مشک لائیں۔ اور چونکہ اس کی نبض بند ہو رہی تھی۔ آپ پر اس خیال کا کہ اس کی وفات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت صدمہ ہو گا اس قدر اثر ہوا کہ آپ کھڑے کھڑے زمین پر گر گئے۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے تو اسی وقت نہایت صبر کے ساتھ دوستوں کو خط لکھنے لگ گئے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے مگر اس امر پر گھبرانا نہیں چاہیئے یہ اللہ تعالیٰ کی ایک مشیئت تھی جس پر ہمیں صبر کرنا چاہیئے۔ اور پھر باہر آ کر مسکرا مسکرا کر تقریر کرنے لگ گئے کہ مبارک احمد کے متعلق خدا تعالیٰ کا جو الہام وہ پورا ہو گیا۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر بھی ہے کہ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا ✽ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

غرض ابتلاء میں دکھ کا اثر قلب پر ہمت شکن نہیں ہوتا کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ میں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں۔ بعض دفعہ سخت ابتلاء میں بھی احساسِ تکلیف مٹ جاتا ہے مگر یہ اختلالِ حواس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے ایک ایک عورت دکھائی اور اس سے پوچھا تمہارے فلاں رشتہ دار کا کیا حال ہے؟ اس نے ہنس کر بتایا کہ وہ تو مر گیا ہے۔ اسی طرح ایک دو اور رشتہ داروں کے متعلق پوچھا اور وہ ہنس ہنس کر بتاتی رہی۔ اب وہ معرفت کے لحاظ سے اس طرح نہیں کرتی تھی بلکہ اس کو بیماری تھی اور اس میں غم محسوس کرنے کی حس ہی باقی نہیں رہی تھی۔

(۶) چھٹا فرق یہ ہے کہ عذاب میں روحانیت کم ہو جاتی ہے مگر ابتلاء میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عذاب میں خدا تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے مگر ابتلاء میں خدا تعالیٰ کی طرف اور زیادہ توجہ ہو جاتی ہے۔

ابتلاء اور عذاب میں یہ چھ موٹے موٹے فرق ہیں جن کو یاد رکھنا چاہیئے۔

اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ میں بتایا کہ وہ بزدل لوگ جو مشکلات کے دور میں مومنوں کا ساتھ نہیں دیتے لیکن جب مصائب کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور فتوحات کا دور آجاتا ہے تو مومنوں کو آ آ کر کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ ہمیں بھی انعامات میں شریک کیا جائے۔ کیا انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ ایمان کا انعام تو خدا نے دینا ہے مسلمانوں نے نہیں دینا۔ اگر انہیں دنیوی مال و دولت یا حکومتی عہدوں میں سے کوئی عہدہ مل بھی گیا تو کیا ہوا۔ اصل انعام تو خدا تعالیٰ نے دینا ہے اور وہ تمہاری اس دھوکہ بازی کو خوب جانتا ہے اس لئے یہ چالاکیاں تمہارے کسی کام نہیں آسکتیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں بھی ابھی کئی جھٹکے ایسے لگیں گے جن سے تمہاری اس منافقت کا پردہ چاک ہو جائے گا۔ چنانچہ فرمایا وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ متواتر ایسے ابتلا پیدا کرتا چلا جائے گا جن سے دنیا پر بھی ظاہر ہو جائے گا کہ کون سچا مومن تھا اور کون منافق۔ اور خود ان منافقوں پر بھی اپنے دعویٰ ایمان کی حقیقت ظاہر ہو جائے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۸۵ تا [illegible])

یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تربیتی اور تعلیمی مساعی

لوگنڈا زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ۔ پچاس ہزار کی تعداد میں پمفلٹوں کی تقسیم

۷۵ افراد کا قبول اسلام

از مکرم مرزا محمد ادریس صاحب بتوسط وکالت تبشیر

یوگنڈا میں ہمارے چار مشن ہیں۔ ہماری تبلیغ کا مرکزی مقام جنجہ ہے۔ یہاں پر انچارج یوگنڈا مشن مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم شرما صاحب کو زیادہ تر مصروفیت قرآن مجید کے لوگنڈی میں ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کے تیار کرنے میں رہی۔ تین چار اہل زبان دوستوں سے جو اس زبان کے ماہر ہیں نظر ثانی کرالی گئی ہے۔ قرآن مجید کے لوگنڈا زبان میں ترجمہ کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ پبلک کی طرف سے اصرار ہو رہا ہے کہ ترجمہ جلد شائع کیا جائے۔ گو ہماری جماعت کی طرف سے سواحیلی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ مگر چونکہ یوگنڈا میں لٹریری سواحیلی زبان سمجھنے والے بہت کم ہیں۔ اس لئے یوگنڈا کے احباب کی خواہش پر قرآن مجید کا ترجمہ لوگنڈی زبان میں کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ بمعہ تفسیری نوٹوں کے تیار ہو گیا ہے۔ اور امید ہے کہ اب جلدی چھپ کر مارکیٹ میں آجائے گا۔

لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے لٹریچر کی اشاعت کا کام بہت وسیع پیمانہ پر ہوا ہے۔ پچاس ہزار کی تعداد میں پمفلٹ شائع کئے گئے ہیں۔ یوگنڈا زبان میں نماز کی اشاعت کی گئی۔ گذشتہ سال پہلا ایڈیشن دو ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا۔ جو خدا کے فضل سے بہت مقبول ہوا اور تین ماہ کے اندر اندر ختم [illegible] دوسرا ایڈیشن سات ہزار کی تعداد [illegible] شائع کیا ہے۔

ایک اشتہار سوال و جواب کے رنگ [illegible] گیا ہے۔ جس میں احمدیت کے متعلق غلط فہمیاں عام طور پر مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ کیا گیا۔

ایک ٹریکٹ لوگنڈا زبان میں "خاتم النبیین معنے" شائع کیا گیا ہے۔

حال ہی میں ابطال الوہیت مسیح پر ایک پمفلٹ تیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جو اس وقت تقسیم ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کیا گیا ہے۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ بزبان لوگنڈا [illegible] دو ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح رمضان شریف سے قبل ایک رسالہ روزہ کے مسائل پر لوگنڈا زبان میں شائع کیا جو خدا کے فضل سے بہت مقبول ہوا ہے۔ لوگنڈا زبان میں لٹریچر کی اشاعت کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری تبلیغ میں وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ بہت سے لوگ زبانی اور بذریعہ خطوط ہمارے لٹریچر کی تعریف کر رہے ہیں۔ اب ہمیں مختلف کالجوں کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے لٹریچر کے مطالعہ کے لئے خطوط آ رہے ہیں۔

جنجہ مشن کے زیر اہتمام معلمین کی ٹریننگ کلاس قریباً ایک سال سے جاری ہے۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب روزانہ باقاعدگی سے پڑھاتے ہیں۔ مکرم شرما صاحب ان کی جنرل نگرانی کے علاوہ ہر ماہ معلمین کا امتحان لیتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے معلمین کی ٹریننگ کلاس اپنی تعلیمی حالت میں ایک سال میں کافی ترقی کر چکی ہے۔ معلمین کو گاہے گاہے قریبی دیہات میں تبلیغ اور فروخت لٹریچر کے لئے بھجوایا گیا۔ ان کے ذریعہ چار سو شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

U.N.O. کے زیر اہتمام ایک مصری دوست یہاں ایک مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج میں پڑھانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مکرم شرما صاحب کو چائے پر مدعو کیا اور کہنے لگے کہ میں آپ سے ملنا چاہتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں آکر میں نے آپ کے مشن کا کام دیکھا ہے اور میری ایماندارانہ رائے ہے کہ جب تک مسلمان آپ کے ساتھ مل کر کام نہ کریں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کہنے لگے میں برملا کچھ نہیں کر سکتا لیکن میری کوشش یہی ہے کہ میں ذمہ دار لوگوں کو سمجھاؤں کہ وہ آپ کے ساتھ تعاون کریں۔ انہوں نے کہا میں نے اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے۔ اسی کے مضامین کالج میں پڑھاتا ہوں لیکن یہ نہیں بتاتا کہ کس کتاب سے مضامین لیتا ہوں۔ یہ وہ مصری صاحب ہیں جن کے متعلق یہاں کے مسلمان مخالفین کہا کرتے تھے کہ ہم نے آپ کے مقابلہ کے لئے ان کو بلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت بخشے۔

ہمارا دوسرا مشن کمپالہ میں ہے۔ اس مشن کے انچارج حکیم محمد ابراہیم صاحب ہیں۔ کمپالہ سے دس میل کے فاصلہ پر سیٹا میں ہمارا تعلیم الاسلام سکول ہے۔ یہ سکول ۱۸ جون ۱۹۶۲ء کو جاری کیا گیا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے چھٹی جماعت تک ترقی کر گیا ہے۔ اس سکول میں ۱۸۵ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کمپالہ مسجد میں برکات خلافت کے متعلق جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب اور مکرم چوہدری چراغ دین صاحب نے خلافت کی ضرورت اور اس کی برکات کے متعلق تقاریر کیں۔ اطفال کے تقریری مقابلے ہوئے اول، دوم، سوم آنے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ جلسہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

ملیشیا کا ایک خیر سگالی وفد سنگاپور کے چیف منسٹر کی زیر سرکردگی کمپالہ آیا۔ مکرم حکیم صاحب نے وفد کے تمام ممبران سے ملکر ان کو جماعت کا لٹریچر دیا۔ اسی طرح سویڈن۔ سوڈان اور مصر کے سفارت خانوں میں جا کر انکے سٹاف کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا اور بعض احباب کو تبلیغ کا موقعہ بھی ملا۔

بوہرہ جماعت کے داعی المطلق ڈاکٹر سید طاہر الدین کی کمپالہ میں آمد کے موقعہ پر ان کے اعزاز میں بوہرہ جماعت نے پارٹی دی۔ جس میں مکرم حکیم صاحب اور مکرم عنایت اللہ خان صاحب خلیل اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح بھی شریک ہوئے۔ اس تقریب پر بہت سے معززین سے ملاقات کے علاوہ بعض کو لٹریچر دینے کا موقعہ ملا۔

ایک کالج میں مکرم حکیم صاحب نے اسلامی مساوات کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد طلباء کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

ہمارا تیسرا مشن مساکا میں ہے انچارج مشن

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نماز باجماعت کی فضیلت

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الجماعۃ افضل من صلاۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ (بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز باجماعت انفرادی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

تشریح۔ فریضہ نماز مسلمانوں کے لئے بہت سی انفرادی اور اجتماعی برکات اور فوائد کو لئے ہوئے ہے۔ نماز باجماعت کا مقصد۔ وحدت۔ تنظیم۔ اطاعت۔ محبت۔ اخوت۔ باہمی تعاون و تعارف بھی ہے۔ اور خاندانی تعصب و غرور اور نسلی امتیاز کے خلاف نفرت پیدا کرنا مقصود ہے جبکہ مسجد میں نماز باجماعت کے وقت۔ فقیر اور امیر۔ سیاہ اور سفید اور ایک امام کے پیچھے خدا تعالیٰ کے حضور عبادت و مناجات کرتے ہیں۔ اور اس عمل سے مسلمانوں کے درمیان نظام اور تعاون کی روح پیدا ہو سکتی ہے۔

یہ وہ خوبیاں ہیں جو قومی اور ملی فوائد اور محاسن اپنے اندر رکھتی ہیں۔ جس سوسائٹی اور معاشرہ میں مندرجہ بالا امور عنقا ہوں اس سوسائٹی میں کسی کی عزت محفوظ نہیں ہو سکتی۔ اور باہمی روابط کسی صورت میں بھی خوشگوار نہیں ہو سکتے۔ اور ایک دوسرے سے ہمدردی کلیۃً ختم ہو جاتی ہے۔

خاکسار۔ شیخ نور احمد منیر

مکرم مولوی عنایت اللہ خاں صاحب خلیل ہیں۔ یہ اپنے علاقہ میں فریضۂ تبلیغ سر انجام دے رہے ہیں۔ اس علاقہ میں مسجد احمدیہ، ورمشن ہاؤس کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے تعمیر کا کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد اور مشن ہاؤس کی تکمیل کے جلد اپنے فضل سے سامان عطا فرمائے۔

ہمارا چوتھا مشن یوگنڈا کے شمالی علاقہ لیرا میں ہے اس علاقہ میں مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں یوگنڈا کے وزیر اعظم جب لیرا کے علاقہ میں دورہ پر گئے تو مکرم ذبیح صاحب نے ان کو اور ان کی بیوی کو اسلامی لٹریچر دینے کے علاوہ اسلام کی تبلیغ کی۔

ایک معمر اسمٰعیلی دوست نے مکرم ذبیح صاحب کو بتایا کہ آج سے چند سال قبل گجراتی زبان میں ایک کتاب احمدیت کا پیغام میں نے پڑھی تھی اور مجھے بہت عجیب معلوم ہوا لیکن جب میں نے دوبارہ اسے غور سے پڑھا تو میرے سب اعتراضات دور ہو گئے اور سینہ صاف ہو گیا۔ واقعی اس وقت دنیا میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں اور کسی خدا کے بندے کی اشد ضرورت تھی جو حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پوری ہوئی ہے۔ اس نے بتایا کہ جب میں نے حضرت مرزا صاحب کے فوٹو کو دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شخص ضرور خدا کی طرف سے ہے اور کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

لانگو زبان میں سیرۃ النبی کی جو کتاب شائع کی گئی تھی وہ تین سو کی تعداد میں اس علاقہ میں فروخت ہو چکی ہے۔ لانگو ڈسٹرکٹ کے دو مسلم سکولوں نے ہماری سیرۃ النبی کتاب خرید کر اپنے سکول میں پڑھائی شروع کر دی ہے۔

خاکسار ۱۲/۳/۶۲ کو ربوہ سے یوگنڈا کے لئے روانہ ہوا تھا۔ کراچی سے کمپالہ جہاز میں روانگی مورخہ ۱۷/۳/۶۲ کو ہوئی۔ جہاز میں مکرم نعمت اللہ صاحب گنی۔ مکرم ملک محمد عثمان صاحب اور مکرم محمد حسن صاحب اپنے احمدی دوستوں کی معیت کی وجہ سے سفر بڑا پر لطف رہا۔ ہم جہاز میں نماز با جماعت ادا کرتے رہے۔ جہاز میں احمدی دوستوں کو جمعہ بھی پڑھایا۔ اپنے کیبن کے ساتھیوں کو تبلیغ کا موقع ملتا رہا۔ ایک ہفتہ کے بعد ہمارا جہاز ممباسہ پہنچا۔ ممباسہ میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب کے پاس مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ مکرم صوفی صاحب نے ممباسہ کے احمدی دوستوں سے ملاقات اور تعارف کرایا۔ میرے ممباسہ پہنچنے کی خبر اخبار ممباسہ ٹائمز میں شائع کرائی۔

ممباسہ میں چار دن قیام کے بعد بذریعہ ٹرین نیروبی پہنچا۔ مکرم قاضی عبد السلام صاحب اور مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب اسٹیشن پر استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیروبی میں چار دن قیام کے بعد بذریعہ ٹرین مورخہ ۳/۴/۶۲ کو جنجہ پہنچا۔

جنجہ اسٹیشن پر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما انچارج یوگنڈا مشن مکرم مولوی عنایت اللہ خاں صاحب خلیل اور مکرم میاں محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ سے ملاقات ہوئی۔

مکرم خلیل صاحب کے ساتھ جنجہ کے مضافات میں احمدی احباب سے تعارف و ملاقات کے لئے گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

بالآخر احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مشن کے کاموں میں برکت ڈالے اور نیک نتائج مرتب فرمائے اور اسلام کا جلد یہاں غلبہ ہو۔ آمین۔

خاکسار

مرزا احمد ادریس

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

بعض دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ میں یہ تجویز بھجوائی گئی تھی کہ موسم گرما کی تعطیلات میں دو ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں جاری کی جائے تا جماعت میں قرآنی علوم کا بکثرت رواج ہو اور قرآنی علوم کی تشنگی محسوس کرنے والی روحوں کی تسکین کا بندوبست ہو اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تعلیم اور لیکچروں کا بھی سلسلہ جاری کیا جائے۔ نظارت اصلاح وارشاد کو اس کلاس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے یہ تجویز بھجوائی گئی ہے۔

فی الحال دو ماہ کے لئے اس کلاس کا جاری کرنا مشکل ہے کیونکہ بزرگان سلسلہ اور علماء کرام کی دیگر مصروفیتیں اس قسم کی ہیں کہ اتنا وقت دینا مشکل ہو گا۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے جاری کی جائے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب فاضل یا گریجویٹ ہوں اس سے کم تعلیم والے بھی شامل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں۔ تا قرآن کریم کی تعلیمات میں خاص واقفیت حاصل کر کے اپنی اپنی جگہوں پر واپس جا کر درس قرآن کریم دینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو جائے۔

سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء کی خدمت میں درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے والوں میں ایک ماہ تک قرآن کریم کے دس پاروں اور حدیث شریف کا درس دیں۔ اور ضروری نوٹس لکھائیں۔ امید ہے کہ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب اور بعض دیگر علماء پڑھانے میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام پتہ، تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل اپنی درخواست جماعت کے امیر کی معرفت بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔ سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سینئر کلاسز کے طلباء کو خصوصی طور پر رخصتوں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

یاد رفتگان اور تحریک دعا

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ ربوہ

الفضل ۱۹ جون ۱۹۶۲ء میں ایک نوٹ زیر عنوان ایک قابل تقلید مثال محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی جانب سے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جماعت کو توجہ دلانے کی غرض سے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ یہ تحریک ہمارے لئے باعث شکریہ ہے اور امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔

میں بطور شکر خداوندی عرض کرتا ہوں کہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب ہمارے ہم وطن ہیں میں اس مثال کے قائم کرنے پر انہیں مبارکباد کہتا ہوں نیز یہ تحریک کرتا ہوں کہ الشرکۃ الاسلامیہ کے لئے بھی احباب دعا کریں کہ اس کے ذریعہ جو ملفوظات جیسی قیمتی چیز شائع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا اجر دے۔

اس موقعہ پر میں درد بھرے دل کے ساتھ جملہ احباب جماعت سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحبؓ کے لئے بہت بہت دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر سہ گراں قدر ہستیوں پر بہت بہت نزول رحمت فرمائے اور ان ہر دو کی آل اولاد کو منعم علیہ گروہ میں داخل رکھے۔

آج جو ہم ملفوظات کے ذریعہ اپنی روحانی زندگی کو فروغ دے رہے ہیں یہ ان ہر سہ ہستیوں کی بے لوث خدمت کا نتیجہ ہیں۔ یہ عاجز ان ہر دو کی جواں ہمتی اور اخلاص کا شاہد ہے حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کیسے اعلیٰ موقعہ پر اخبار الحکم اور بدر اپنی ذاتی ہمت اور قابلیت سے چلائے اور پھر سے وادی غیر ذی زرع (قادیان) بیٹھے آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الماس و گوہر کو اپنے ذریعے خالصاً للہ احباب جماعت کے سامنے پیش کیا اور آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا ان کے اس کام میں ایک بڑے معاون حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب رہے تھے جن کے اخلاص اور تقویٰ اور خدمات کا علم اصحاب احمد جلد ۹ کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ مجھے تو حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحبؓ کی وہ خوش بختی نہیں بھولتی جبکہ آپ محترم ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شام کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیر کو لیجانے والی دو گھوڑا گاڑی کے پچھلے پائیدان پر بطور محافظ کھڑے تھے اور گاڑی میرے سامنے روانہ ہو گئی تھی۔ ــــ حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ کا ایک خط بھی مجھے اس وقت یاد آرہا ہے جو انہوں نے میرے ایک خط کے جواب میں لنڈن سے لکھا تھا۔ یہ کوئی ۲۶-۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے کہ حضرت شیخ صاحب حیدر آباد کے ایک نواب صاحب کے ایک مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں لنڈن گئے ہوئے تھے اور کچھ عرصہ وہاں قیام پذیر رہے ان دنوں میں نے بے تکلفی سے انکو لکھ دیا کہ شاید آپ کو لنڈن پسند آگیا ہے تبھی آپ قادیان نہیں آتے اس پر حضرت نے لکھا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ قادیان کے مقابل پر لنڈن پسند آگیا ہے مگر میرا تو یہ حال ہے کہ مجھے تو [illegible] کی گلیاں بھی لنڈن سے عزیز تر ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحبؓ پر نزول رحمت [illegible] اور ہمیں اپنی [illegible] نصیب کرے اور میرے جیسے عاجزوں کا بھی انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔

حضرت مرزا حاکم بیگ صاحب کے مختصر حالاتِ زندگی

(مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ جیل حویلی منصف چنیوٹ)

حضرت مرزا حاکم بیگ صاحب ولد مرزا جیون بیگ صاحب ذات مغل عمر تقریباً نوے سال ساکن قصبہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات ازاں بعد محلہ گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات - موجد تریاق چشم حال چنیوٹ ضلع جھنگ (حویلی منصف نزد سول ہسپتال) مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۶۳ء دس بجے شب وفات پا گئے تھے - انا للہ و انا الیہ راجعون -

آپ نے ابتدائی ایام میں تجارت پارچہ کا کاروبار شروع کیا بعدہٗ ملازمت میونسپلٹی بعہدہ انسپکٹر اختیار کی - اور اپنی ذہانت اور مہارت کی وجہ سے سرکاری عدالتوں کی طرف سے اکثر دیوانی مقدمات میں بطور کمیشن مقرر کئے جاتے رہے - بعدہٗ حکمت میں آخر دم تک منہمک رہے -

۱۸۹۸ء میں آپ نے قادیان ضلع گورداسپور بٹالہ ریلوے اسٹیشن سے پیدل سفر کر کے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی - کئی روز قیام کیا - حضرت اقدس کی مجلس میں حضور کے پاؤں دبانے کا اکثر موقعہ ملتا -

اخبارات الحکم و بدر قادیان کے مستقل خریدار رہے - کتب بینی کا بے حد شوق رکھتے حضرت صاحب کی تمام تصانیف اور خلفاء کرام و دیگر بزرگان سلسلہ کی کتب خرید نا ضروری خیال کرتے اسی وجہ سے گھر میں ایک خاص لائبریری موجود ہو گئی - جلالپور جٹاں میں آپ نے جماعت احمدیہ کی داغ بیل ڈالی - اور احباب جماعت کی نماز جمعہ کا گھر پر ہی انتظام کراتے رہے - چندہ وغیرہ خود اکٹھا کرتے - اور جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے دوستوں کو شوق دلاتے - اور بعض غیر احمدی احباب کو اپنے خرچ پر جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت دیتے - مختلف مذاہب - ہندو - سکھ - عیسائیت اور دیگر اسلامی فرقوں کے ساتھ اکثر تبادلہ خیالات کرتے رہتے - جلالپور جٹاں میں ایک تبلیغی جلسہ بھی کرایا - اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی - حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور حضرت شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم کے لیکچر کرائے - جن کی وجہ سے بفضل تعالیٰ احمدیت کی نمایاں فتح اور شہرت ہو گئی - عیسائی پادریوں کے ساتھ اکثر گفتگو اور مباحثہ رہتا - قاری غلام یٰسین صاحب جو اس وقت سکاچ مڈل مشن سکول میں عربی معلم تھے وہ بھی تحریری مباحثہ میں امداد و مناظرہ کرتے رہتے ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر جلالپور جٹاں سے قادیان جاتے ہوئے بٹالہ ٹھہر گئے - اور اپنے ہمرائیان سمیت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پاس ان کی مسجد میں چلے گئے - ان سے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ان کا عدالتی بیان یاد دلایا - جو کفری اقتباب کے متعلق تھا - مولوی صاحب نے تسلیم کیا - اس پر آپ نے اُن سے تحریری رقعہ لکھوالیا - وہ تحریر انہوں نے مرکز میں دے دی -

۱۹۳۴ء میں حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی (اہلحدیث) حال گجرات نے بڑے طمطراق سے ایک چیلنج بعنوان "مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی کے نام کھلی چٹھی" شائع کرایا - اس کا مضمون یہ تھا - کہ آپ کے ابا جان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے - کہ اگر کوئی شخص توفّی باب تفعّل سے جب کہ خدا تعالیٰ فاعل اور مفعول بہ انسان ہو بجز قبض روح کے اور کوئی معنی ثابت کر دے - تو مَیں اس کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا - اس چیلنج میں مرزا صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دیگر علماء کو مخاطب فرمایا ہے - اگر مرزا صاحب کا یہ چیلنج منسوخ نہیں ہوا تو مَیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسے منظور کرتا ہوں - اگر آپ نیابت کے پاس خاطر قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع کرانے پر آمادہ ہوں - اور مسلمہ منصف کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے پر تیار ہوں - تو امیر اور منصف کا تصفیہ فرمالیویں - اس کے بعد میں اپنا مضمون منصف کے پاس بھیج دوں گا - جس کا فیصلہ تسلیم کرنا ہم دونوں پر لازم ہو گا" اس چیلنج پر مرزا حاکم بیگ صاحب مرحوم کو سخت غیرت آئی - اور آپ نے حافظ صاحب کو مخاطب کر کے یہ اشتہار دیا - کہ چونکہ خاکسار کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں کا غلام ہونے کا شرف حاصل ہے - اس لئے میں حافظ صاحب کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ میں پیشگی رقم جمع کرانے کے لئے نواب صاحب خان بہادر چودھری فضل علی صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول گجرات یا حکیم محمد حسین صاحب ایم - اے پرنسپل گورنمنٹ کالج گجرات - یا رائے بہادر لالہ کدار ناتھ صاحب رئیس اعظم گجرات یا ڈاکٹر شیخ عبد الرشید صاحب جو کہ حافظ صاحب کے مقتدی بھی ہیں - یا حاجی شیخ عبد العزیز صاحب اہلحدیث جو آپ کے محسن بھی ہیں - ان میں سے جن پر حافظ صاحب کو اعتماد ہو - ان کے پاس ایک ہزار روپیہ نقد جمع کرا دوں گا - بشرطیکہ حافظ صاحب کھلے طور اس امر کا اعلان کریں - کہ وہ حسب مطالبہ مندرجہ ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۸، ۹۱۹ توفّی کے معنے قبض روح اور وفات کے علاوہ قبض روح مع الجسم زندہ اٹھالینا دکھائیں گے - کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس امر کے ساتھ اس انعامی اشتہار کو مشروط کیا ہے - پس اگر حافظ صاحب نے دیانتداری سے تحقیق کے لئے یہ چٹھی لکھی ہے - اور نمائش مقصود نہیں - تو وہ میدان میں آئیں - امید ہے - کہ حافظ صاحب کو ہمارے اس جائز مطالبہ کو پورا کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو گا - المشتہر مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب" یکم مارچ ۱۹۳۴ء - ماخوذ از اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ر مارچ ۱۹۳۴ء)

اس کا جواب حافظ عنایت اللہ صاحب نے یہ دیا - کہ مجھے مرزا صاحب کی جائیداد کی فروخت سے یہ روپیہ ملنا چاہیئے - مرزا حاکم بیگ صاحب کو میں نقصان پہنچانا نہیں چاہتا - اس پر مرزا حاکم بیگ صاحب نے یہ جواب دیا - کہ مَیں مولوی صاحب کی ہمدردی اور خیر خواہی کا شکر گذار ہوں - مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے اس اصول کو چند دن کے بعد خود ہی توڑ دیا - اور ایک چٹھی بنام مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو لکھ ماری جو کہ اخبار سنیاسی مورخہ ۵/۷/۳۴ میں شائع ہوئی - مولوی صاحب کو خوب معلوم ہے - کہ مولوی محمد علی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی جائیداد نہیں - جب آپ کو ایک ہزار روپیہ صرف مرزا صاحب کی جائیداد سے ہی لینا تھا - تو پھر مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرنے سے کیا فائدہ - پس اصل میرے چیلنج سے بچنے کے لئے جو حیلہ تراشا تھا وہ مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرتے وقت حافظہ سے نکل گیا - پھر مرزا صاحب مرحوم نے گجرات کی مسلم پبلک سے یہ اپیل کی - کہ وہ حافظ صاحب سے یہ کیوں مطالبہ نہیں کرتی کہ وہ عظیم الشان حقیقت جس سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث نا آشنا رہے - مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی پر آشکارا نہ ہوا - مولوی ثناء اللہ صاحب کہ جن کا کام ہی دلازارت احمدیت کی بیخ کنی ہے نہ سوجھی - اپنے سینہ میں مخفی نہ رکھے - اس پر حافظ عنایت اللہ صاحب نے کہا کہ پہلے مخالف مجھے ایک ہزار روپیہ دے پھر یہ حجت کھڑی کر دی - کہ مخالف کی فوج کے سپہ سالار اپنی جیب خاص سے یہ رقم عطا فرما دیں - اور ایک ہزار نہیں بلکہ پانچ ہزار مزید بھی یعنی عسل مصفیٰ کے بیان کے مطابق مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّلؓ نے جو اس کے ثبوت پر مزید پانچ ہزار روپیہ کا اپنی جیب خاص سے وعدہ فرمایا ہے اسکی وصولی کی کیا صورت ہے - اس پر مرزا صاحب نے یہ جواب دیا کہ میں مولوی صاحب کی حریص طبیعت کی تسلی کیلئے اب یہ بھی اعلان کئے دیتا ہوں - کہ مَیں پورے چھ ہزار روپے مولوی صاحب کی نذر کرانے کو تیار ہوں - اگر توفّی کے معنی جبکہ خدا فاعل ہو اور مفعول بہ انسان ہو تو بجز موت اور قبض روح کے اور معنی بتا دیں مثلاً مسیح اور روح کو بہ ہیئت کذائی زندہ آسمان پر اٹھانا ثابت کریں یہ ایک تحریری اقرار نامہ ہے - جسے مولوی عنایت اللہ عدالت دیوانی میں بذریعہ نالش مجھ سے لے سکتے ہیں - کیا مسلمانوں پر اب بھی واضح نہیں ہوا کہ مخالف علماء اب اس مسئلہ میں ایسے عاجز آ گئے ہیں کہ پورے تینتالیس سال کے بعد اس چیلنج کو قبول کر کے ایک ہزار روپیہ طلب کرتے ہیں جب وہ پیش کیا جاتا ہے تو اس سے بھی فرار کرتے ہیں -

(باقی)

ہفتۂ صفائی

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۴ء سے لے کر ۱۶ر جولائی ۱۹۶۴ء تک ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے - جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ نہایت تندہی اور شوق کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں -

صفائی اور حفظان صحت سے متعلق ضروری ہدایات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات اور اسوۂ طیبہ کی روشنی میں تیار کی گئی ہیں تمام قائدین کو بھجوائی جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ تمام قائدین :-

اوّل :- ان ہدایات کو ہر مذہب و ملت یا طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب میں بکثرت مشتہر کریں گے - اور جہاں جہاں ممکن ہو بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں پبلک جگہوں پر آویزاں کریں گے -

دوم :- جہاں جہاں ممکن ہو اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ خدام کا طبی معائنہ کروا کر اعداد و شمار سے مرکز کو مطلع کریں گے -

سوم :- باقاعدگی کے ساتھ مسواک یا منجن (خواہ کسی قسم کا ہو) کرنے کی عادت کو رائج کرنے کی کوشش کریں گے -

چہارم :- اس بارہ میں اعداد و شمار مہیا کر کے مرکز کو مطلع کریں گے کہ کل کتنے خدام ہیں کتنے خدام باقاعدگی سے دانتوں کی صفائی کرتے ہیں اور ہفتہ صفائی کے دوران میں کتنے نئے خدام نے باقاعدہ دانتوں کی صفائی شروع کر دی ہے -

(پبلک جگہوں پر مجلس کی طرف سے مفت یا بالکل معمولی قیمت پر مسواکیں مہیا کرنے کا انتظام بھی باعث تحسین ہو گا)

پنجم :- مکھیوں اور مچھروں کے خلاف مہم چلائیں گے اور عوام الناس کو ان کے مضرات آگاہ کر کے مارنے کے آسان ذرائع سے آگاہ فرمائیں گے -

(اگر مجلس کے شعبہ صنعت کی طرف سے مکھیاں مارنے کے لئے چھکیاں یا زہریلے مکھی مار کاغذ بھی معمولی قیمتوں پر عوام کو مہیا کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا)

ہوائی جہاز کا سفر طبی نقطہ نگاہ سے

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب منٹگمری

موجودہ زمانہ میں سائنس کی بے پناہ ترقی کی وجہ سے لوگوں کے ذہن بھی اس ترقی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی طرف مائل ہیں۔ چنانچہ پہلے تو دُور دراز کے سفر اونٹوں۔ گھوڑوں۔ گدھوں اور بادبانی کشتیوں وغیرہ کے ذریعہ سے طے ہوتے تھے۔ بعد میں دخانی جہازوں اور ریل گاڑی اور موٹر پر سفر طے ہونے لگے۔

اب ہوائی جہاز کی ایجاد اور تیز ترین جیٹ (JET) جہاز جو آواز سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اڑ سکتے ہیں۔ ان پر سوار ہو کر دور دراز کے سفر طے کئے جانے لگے ہیں۔

ہمارے ملک کی پی۔ آئی۔ اے (P.I.A) سروس بھی جس کے سپرد ہوائی جہازوں کا سفر ہے بڑی ترقی پر ہے اور نہ صرف دوسرے ملکوں کے سفر بلکہ اندرون ملک بھی بڑے بڑے شہروں کے درمیان ہوائی سروس قائم ہے۔ جہاں اس تیز رفتار سواری سے وقت کی بچت اور سفر کی صعوبت بہت حد تک کم ہو جاتی ہے وہاں بعض قسم کی بیماریوں میں ہوائی سفر سے تکلیف ہو جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ پاکستان میں ایک دو واقعات ایسے ہوئے ہیں کہ بعض مقا[illegible] ہوائی سفر کے دوران وفات پا گئیں۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض قسم کی بیماریوں پر طبی نقطہ نظر سے ہوائی سفر کے اثرات کا جائزہ لیا جائے۔ تاکہ آئندہ دوست ہوائی سفر اختیار کرنے سے قبل اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

۱۔ پہلی دفعہ سفر کرنے سے قبل اور دوران سفر بیشتر افراد کو عام طور پر گھبراہٹ ہوتی ہے اور بعض کمزور اعصاب والوں کو تو ہسٹیریا کی قسم کا دورہ بھی پڑ سکتا ہے۔

۲۔ بڑے بڑے ماڈرن ہوائی جہازوں میں ہوا کے دباؤ کو کنٹرول میں رکھنے کا انتظام ہوتا ہے۔ جس سے مسافروں، خاص طور پر مریضوں کو آرام سے سفر کرنے میں امداد ملتی ہے۔ مگر یہ انتظام تمام ہوائی جہازوں میں نہیں ہوتا۔ اور اس کے باوجود بھی ہوائی جہاز کی تیزی کے ساتھ اوپر کی بلندیوں کی طرف جاتے ہوئے اور نیچے ہوائی اڈہ پر اترتے وقت ہوا کے دباؤ میں فوری طور پر کافی کمی یا زیادتی ہو جاتی ہے۔

۳۔ ہوا کے دباؤ کی کمی کا انسانی جسم پر اثر

فضائی بلندیوں میں جہاں ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے۔ انسانی پھیپھڑوں میں آکسیجن کا پریشر گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ عام سمندر کی سطح کے قریب آکسیجن کی مقدار ہوا میں ۲۱% فیصد ہوتی ہے۔ مگر اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) فٹ کی بلندی پر جا کر یہ مقدار تقریباً ۱۰% (دس فیصد) رہ جاتی ہے۔ لہذا خون میں پھیپھڑوں کے ذریعہ آکسیجن کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے اور اس کے کم ہونے سے دماغ کے کام میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور سانس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

۴۔ پھیپھڑوں کی بیماریوں پر اثر

جن افراد (خاص طور پر بچوں) کے سانس لینے کے نظام میں پیدائشی نقص ہوتا ہے ان کے پھیپھڑوں میں ہوائی سفر سے ہوا بھر سکتی ہے۔

ٹی بی (T.B) کے مریض جن کا علاج پھیپھڑوں میں ہوا بھر کر یا پیٹ میں ہوا بھر کر کیا جا رہا ہو۔ زیادہ بلندیوں پر جا کر پیٹ یا پھیپھڑوں کی ہوا پھیل کر دیگر اعضاء رئیسہ کو ادھر ادھر دھکیل کر ان کے کام میں خلل ڈال سکتی ہے۔ لہذا ایسے مریضوں کو ہوائی سفر میں محتاط رہنا چاہیئے۔

۵۔ دل کی بیماریوں کے مریض

دل کی بیماریوں کے مریضوں کے ہوائی سفر کا انحصار دل کی قوت برداشت پر ہے۔ ایسے مریض جن کو زمین پر چلتے وقت سانس پھول جاتا ہو۔ ہوائی سفر نہیں کرنا چاہیئے۔

۶۔ نظام سماعت پر اثر

نظام سماعت ہوائی سفر سے سب سے زیادہ اثر پذیر ہوتا ہے۔ اگر گلے کی کسی بیماری کے نتیجہ سے وہ نالی جو گلے سے کان کے اندرونی حصہ میں جا کر کھلتی ہے۔ بند ہو جائے تو ہوا میں دباؤ کی کمی یا بیشی سے کان کے پردہ پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور کان کا پردہ پھٹ بھی سکتا ہے۔ اور سماعت میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔

CHEWING GUMUS وغیرہ کو بار بار چبانے سے۔ جمائی لینے سے یا ناک اور منہ بند کر کے زور سے سانس باہر نکالنے کی کوشش سے Evalution tube کھل جاتی ہے اور پردہ کی اندرونی اور بیرونی جانب ہوا کا دباؤ برابر ہو کر وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے۔

۷۔ ہوائی سفر میں نیند آور گولیاں عام طور پر اچھی نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے اثر کے ماتحت سوئے رہنے سے کان کے پردہ پر برا اثر ہو جائے۔

۸۔ جن افراد کو دمہ کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ اور چھپاکی وغیرہ نکل آتی ہے۔ ان کو ہوائی سفر عام طور پر اچھا رہتا ہے۔ کیونکہ اوپر فضا کی بلندیوں پر ہوا کی صفائی کی وجہ سے ایسی کوئی چیز ہوا میں موجود نہیں ہوتی جس سے ان کو تکلیف شروع ہو سکے۔ بعض دفعہ ذہنی کھچاؤ کی وجہ سے دمہ کا دورہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ اگر مریض میں بہت زیادہ خون کی کمی ہو جائے تو ایسے مریض کو بھی زیادہ لمبا اور زیادہ اونچائی پر ہوائی سفر تکلیف دیتا ہے۔

۱۰۔ PREGNANCAY۔ حمل کے ایام میں آٹھویں ماہ تک ہوائی سفر میں کوئی تکلیف ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا ہے۔ مگر نویں مہینہ میں بغیر ڈاکٹری معائنہ کرائے اور سفر کی تفصیلات بیان کرنے کے ہوائی سفر اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۱۔ چھوٹے بچوں کو خاص طور پر ہوائی سفر کوئی تکلیف نہیں دیتا۔

۱۲۔ ہوائی سفر میں متلی کا ہونا عام طور پر دیگر سفروں کی طرح ہوتا ہے۔ جیسے موٹر۔ ٹرین اور بحری جہاز وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو باہر فضاء میں نہ دیکھا جائے۔ بعض دوائیاں بھی مفید ہیں۔ Dramamit، Avomine اور APOLOMINE PLUS وغیرہ عام استعمال کی جاتی ہیں۔

۱۳۔ چونکہ ہوائی جہاز کی رفتار بڑی تیز ہوتی ہے اور بعض ایسے افراد جن کو کسی متعدی مرض والے مریض کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اس مرض کا اثر تو شروع ہو چکا ہوتا ہے مگر ابھی تک اس کی علامات ظاہر نہیں ہوئی ہوتی ہے۔ اس عرصہ کو طب میں IN CUBATION-PESIOD کہتے ہیں۔ اس دوران میں بعض افراد متعدی مریض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ پبلک ہیلتھ والے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ فلاں فلاں امراض کے خلاف روک تھام کا ٹیکہ لگا کر آویں۔ جن میں عام طور پر۔ چیچک۔ ہیضہ۔ تپ محرقہ۔ زرد بخار۔ اور طاعون وغیرہ ہیں۔

اور بعض دفعہ ایسے اشخاص کو جن کے متعلق شبہ ہو کہ ان کو کوئی متعدی مرض ہو جانے کا خطرہ ہے یا جو افراد کسی ایسے ملک سے آ رہے ہوں جہاں پر متعدی مرض وبائی صورت میں پھوٹ پڑا ہو۔ افسران ہیلتھ علیحدہ کیمپ میں رکھ لیتے ہیں اور ان کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

بقایا داروں کے لئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں۔ تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ جو عالم الغیب ہے .... پس میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کر دیں۔ .... اگر تم باوجود مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو۔ اور سمجھتے ہو کہ شاید اللہ تعالیٰ اگلے سال ہمیں فراخی دے دے۔ تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو۔ یہ کام بھی کر لو"

حضور اقدس کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام مجاہدین تحریک جدید کے بقایا داروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے سالہائے گذشتہ کے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما دیں۔ نیز تمام عہدیداران جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ تمام ایسے احباب سے وصولی کا بندوبست فرمائیں۔ اس طرح انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ (وکیل المال اوّل)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے نانا جان کا پتھری کا اپریشن ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار شیخ بشیر احمد محمد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی)

۲۔ میں ان دنوں بہت سی جسمانی اور مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب مشکلات سے نجات کے لئے دُعا فرمائیں۔ (خاکسار۔ محمد اصغر علی انگلش ٹیچر مُنارہ براستہ چکوال)

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے ان کے اسمائے گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ دیگر کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات بھی اس مقدس جہاد میں حصہ لے کر اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

۳۳۔ عزیز صلاح الدین ربوہ ابن مکرم مولوی امام الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا .. — ۵ روپے
۳۴۔ عزیزہ نعیمہ روحی کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ .. — ۵ ″
۳۵۔ ″ نصرت تنویر ہمشیرہ مکرم شیخ عبدالخالق صاحب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ .. — ۵ ″
۳۶۔ عزیزان عبدالسمیع و عبدالحکیم و عبدالرفیق سکنہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ .. — ۲۵ ″
۳۷۔ عزیز ناصر احمد شمس پوتا بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودہا .. — ۵ ″
۳۸۔ عزیزہ بصیرت اسلام بنت میر فضل الدین صاحب دارالرحمت ربوہ .. — ۱ ″

(وکیل المال تحریک جدید)

اپنی سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کے لئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی سالانہ ترقی کی پہلی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۷۔ مکرم محمد اشرف صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ .. — ۵ روپے
۲۸۔ ″ چوہدری عاشق محمد صاحب پٹواری اشتمال اراضی نحو کہ ضلع سرگودہا .. — ۲۰ ″
۲۹۔ مکرم چوہدری عبدالکریم خاں صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ سمندری (لائل پور) .. — ۶ ″
۳۰۔ ″ ڈاکٹر انتیاز احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان (ترقی) .. — ۲۰ ″
۳۱۔ [illegible] (صدقہ) [illegible]

وصیت

درج ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہے تا کہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر ضرور تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۹۷:۔ میں اعظم النساء زوجہ محمد بشیر الدین آف چنتہ کنٹہ قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۳ ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ (۱) دو ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے (۲) زیورات۔ چندن ہار طلائی ایک عدد وزن ایک سو اکہتر گرام دس ملی گرام کڑے طلائی ایک جوڑا ۱۳۵ گرام پچاس ملی گرام چوڑیاں طلائی ۲ عدد وزن گیارہ گرام آٹھ سو ملی گرام گوبند طلائی ایک طلائی وزن ۲۰ گرام چھ سو ملی گرام بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۴ گرام ایک سو ملی گرام نکلس طلائی ٹا ایک عدد وزن ۴۸ گرام سات سو ملی گرام نکلس طلائی چھوٹا ایک عدد وزن ۱۶ گرام چھ سو ملی گرام انگوٹھیاں طلائی ۶ عدد وزن ۲۳ گرام پانچ سو پچاس ملی گرام جھمکے طلائی ایک جوڑا وزن ۷ گرام ایک سو ملی گرام کان طلائی ایک جوڑا ۵۶ گرام تین سو ملی گرام۔ پھول ایک جوڑا طلائی وزن ۳ گرام۔ پھول طلائی ایک جوڑا وزن ۲ گرام دو سو ملی گرام گلاس نقرئی دو عدد وزن سو گرام کل وزن زیورات طلائی ۴۷۲ گرام ۱۰ ملی گرام مالیتی مبلغ پانچ ہزار ایک سو بیس روپے ۲۸ پیسے کل وزن نقرئی سو گرام مالیتی ۲۶ روپے تیس روپے۔

میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مجھے میرے خاوند سے ۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق!

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو فوری طور پر بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تا کہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔۔

پھر بعض دفعہ لوگ بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں ابھی جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو۔ ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں۔"

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی نسبت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ اعظم النساء گواہ شد محمد بشیر الدین آندھرا آٹوموبیلس خاوند موصیہ لائی نمبر بازار حیدرآباد۔

گواہ شد محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۷ جون حکومت مغربی پاکستان نے یکم جولائی سے سارے صوبہ میں چینی کے عام کوٹہ میں ۲ چھٹانک فی کس کی کا اعلان کیا ہے گھریلو استعمال کے علاوہ مٹھائی فروشوں اور بیکریوں کے کوٹہ میں بالترتیب ۱۵ اور ۲۵ فی صد کمی کر دی گئی ہے کنفکشنریوں اور مغربی طرز کے ہوٹلوں کا کوٹہ بالکل بند کر دیا گیا ہے صوبائی سیکرٹری محکمہ خوراک سید فقیر سراج الدین نے کل ایک پریس کانفرنس میں چینی کے کوٹہ میں کمی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ کمی عارضی ہے اور چینی کے سرکاری سٹاک کے ٹھیک ہوتے ہی موجودہ کوٹہ بحال کر دیا جائے گا۔

فقیر سراج الدین نے بتایا کہ جن شہروں میں گھریلو استعمال کے لئے دس چھٹانک فی کس کوٹہ دیا جاتا ہے وہاں دو چھٹانک فی کس کمی کر کے آٹھ چھٹانک فی کس ماہانہ کے حساب سے تقسیم کی جائے گی۔ صوبہ کے جن شہروں میں آٹھ چھٹانک فی کس کے حساب سے کوٹہ دیا جاتا ہے وہاں دو چھٹانک کی کمی کے بعد چھ چھٹانک فی کس ماہانہ چینی تقسیم کی جائے گی لیکن جن شہروں یا قصبوں میں چینی کا راشن چھ چھٹانک یا اس سے کم ہے وہاں کوٹہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ فقیر سراج الدین نے بتایا کہ چینی کے کوٹہ میں یہ کمی بالکل عارضی نوعیت کی ہے اور حکومت کو توقع ہے کہ جونہی چینی کے سٹاک کی پوزیشن صحیح ہو گی راشن کا پورا کوٹہ بحال کر دیا جائے گا۔

● کراچی ۲۷ جون۔ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے موقعہ پر صدر ایوب اور بھارت کے وزیر اعظم کے درمیان ۱۴ جولائی کو پہلی ملاقات ہو گی۔ اسی روز بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری صدر ایوب کے اعزاز میں عشائیہ دیں گے جس میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے ہائی کمشنر آغا ہلالی اور دفتر خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر سلمان علی موجود ہوں گے۔ اس موقعہ پر شاید دونوں رہنماؤں میں بھارت اور پاکستان کے اختلافات پر غیر رسمی بات چیت بھی ہو گی۔

● جہلم ۲۷ جون۔ مقبوضہ کشمیر کے سیاسی حلقوں میں اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حکومت بھارت شیخ عبداللہ کو دوبارہ گرفتار کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی تنظیم مجلس عمل کے لیڈر مولوی فاروق احمد اور شیخ عبداللہ کے حامیوں کے درمیان حالیہ ہنگامے اس بات کی دلیل ہیں۔

علاوہ ازیں بھارتی حکومت نے شیخ عبداللہ کے مجوزہ دورہ لندن کی راہ میں رکاوٹ ڈال کر اپنا رویہ واضح کر دیا ہے کہ وہ کشمیری لیڈر کی سرگرمیوں کو قطعی پسند نہیں کرتی۔ مقبوضہ کشمیر کے اخبار نوائے قوم نے اپنی حالیہ اشاعت میں شیخ عبداللہ کو لندن جانے سے روکنے کے فیصلے پر بھارتی حکومت کی مذمت کی ہے۔

● راولپنڈی ۲۷ جون۔ کشمیری رہنما شیخ عبداللہ نے حیدر آباد ڈویژن کے طوفان زدگان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے اس سلسلہ میں انھوں نے صدر ایوب کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ طوفان باد و باراں سے جو تباہی ہوئی ہے اس سے مجھے اور میرے رفقاء کو سخت صدمہ ہوا ہے۔

● راولپنڈی ۲۷ جون۔ قومی اسمبلی نے کل ۲۰ بڑے منصوبوں کے لئے ۷۵ کروڑ روپے کے اخراجات کی منظوری دے دی ہے یہ رقم مرکزی ترقیاتی فنڈ میں سے خرچ کی جائے گی پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ نے قومی اسمبلی میں ایک قرار داد پیش کی کہ ۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۹ء تک کے درمیان مختلف زیر تعمیر منصوبوں کی تکمیل کے لئے ۷۵ کروڑ روپے کی منظوری دی جائے ان منصوبوں میں آزاد کشمیر چیپ بورڈ، دار الحکومت میں ہوسٹل اسلام آباد یونیورسٹی ہوائی اڈوں کی ترقی۔ پلیہ اور کراچی میں جوہری توانائی کے سٹیشن اور کیمیکل مینوفیکچرنگ فیکٹری کی تعمیر شامل ہے۔

لاہور ۲۷ جون۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ حیدر آباد ڈویژن میں طوفان سے متاثر ہونے والے افراد کی امداد کے لئے مرکزی حکومت سے دو کروڑ روپے کی امداد طلب کی جائے گی۔ وہ حیدر آباد کے دورہ سے واپسی پر لاہور چھاؤنی کے ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے

گورنر نے بتایا کہ اس سلسلے میں وہ کل مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب سے ملاقات کریں گے، اور اتوار کو صدر ایوب خان سے بھی بات چیت کریں گے۔

● لاہور ۲۷ جون۔ مغربی پاکستان میں سڑکوں کی حالت بہتر بنانے اور نئی سڑکیں تعمیر کرنے کے کاموں پر اگلے سال میں ۱۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ۸۰ ہزار روپے صرف کئے جائیں گے۔ موجودہ مالی سال میں جو ۳۰ جون کو ختم ہونے والا ہے اس مد کے لئے ۷ کروڑ ۹۷ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی گئی تھی۔ اگلے مالی سال کے لئے اس رقم میں چالیس فی صد اضافہ کیا گیا ہے

اگلے مالی سال میں صوبہ کے مختلف علاقوں میں ڈھائی سو میل لمبی پکی سڑکیں اور پچاس میل لمبی کچی سڑکیں تعمیر کی جائیں گی امید کی جاتی ہے کہ اگلے مالی سال کے اختتام پر صوبے میں ۲۴ ہزار ۱۲ میل لمبی سڑکیں زیر استعمال ہوں گی اس میں سے گیارہ ہزار دو سو دس میل لمبی تارکول اور بجری کی بنی ہوئی پختہ سڑکیں ہوں گی۔ تیرہ ہزار دو میل لمبی سڑکیں کچی ہوں گی۔

● راولپنڈی ۲۷ جون ــ امریکہ کے عوام ناپختہ ہیں اور ان کے دماغ مجنونانہ نوعیت کے ہیں۔ امریکہ بھارت کو بڑی تیزی سے جو فوجی امداد دے رہا ہے وہ بھی امریکیوں کے اسی جنون کی ایک مثال ہے اور یہ امداد مبنی بر انصاف نہیں ہے"۔

ان خیالات کا اظہار برطانیہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ "ڈیلی میل" کے نامہ نگار مسٹر ماٹر نے ریڈیو پاکستان راولپنڈی سے ایک انٹرویو میں کیا ہے آپ نے صدر محمد ایوب خاں کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ سیاسی طور پر یہ ناممکن ہے کہ بھارت پر کوئی ملک قبضہ کر لے۔ مزید برآں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ چین بھارت پر قبضہ کر لے گا۔

مسٹر ماٹر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ امریکیوں کی نسل زیادہ پرانی نہیں ہے۔ یہ قوم احساس کمتری کا شکار ہے۔ اسی لئے وہ دوسری قوموں پر اپنے اثر و رسوخ کا رعب ڈالنا چاہتی ہے مسٹر ماٹر نے کہا کہ روس اور کمیونزم کے بارے میں ان کا رویہ مجنونانہ ہے اور اسے وہ اب چین کی جانب منتقل کر رہے ہیں اور توقع ہے کہ آئندہ روس سے متعلق ان کا رویہ "اتنا برا" نہیں رہے گا۔

آپ نے کہا کہ اس کے برعکس چین کے بارے میں برطانیہ کا رویہ امریکہ کے رویہ کے بالکل الٹ ہے کیونکہ امریکہ امن عالم کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔

مسٹر ماٹر نے صدر ایوب کی فراست، دانشمندی حسن تدبر علم اور دل کش شخصیت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ امور مملکت چلانے میں شریفوں کا سا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ ان سربراہان مملکت سے یکسر مختلف ہیں۔ جو امور سلطنت چلانے میں تدبر سے کام نہیں لیتے۔ صدر ایوب نے مجھے بہت متاثر کیا ہے یقیناً وہ عوام کے ایک فطری راہنما ہیں۔

● راولپنڈی ۲۷ جون ــ پاکستان پنبہ اور کراچی میں دو ایٹمی سٹیشن قائم کرے گا جن پر مجموعی طور پر ۲۴ کروڑ ۳۴ لاکھ ۸۵ ہزار روپے خرچ آئیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ جو پانچ برس کے اندر صرف کئے جائیں گے ۶۵-۱۹۶۴ء میں اس مقصد کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ حکومت نے ٹیلی ویژن کارپوریشن کے حصص خریدنے کے لئے بھی ۳ کروڑ ۴ لاکھ ۵۵ ہزار روپے مختص کئے ہیں۔

● حیدر آباد ۲۷ جون ــ وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ صدر ایوب نے ملک کو عظمت سے ہمکنار کرنے کے لئے جو بے مثال خدمات انجام دی ہیں ان کے پیش نظر انہیں آئندہ صدارتی انتخاب میں متفقہ طور پر منتخب کرنا چاہیئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ قوم کو صدر ایوب پر پورا اعتماد ہے۔

● حیدر آباد ۲۷ جون ــ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ اگر شیخ عبداللہ کو لندن جانے دیا جاتا تو کامن ویلتھ کانفرنس کے موقعہ پر صدر ایوب اور مسٹر شاستری کی بات چیت کو نقصان پہنچنے کی بجائے شیخ صاحب کی موجودگی بات چیت کے لئے مفید ثابت ہوتی۔

وزیر خارجہ نے کہا "اخباری رپورٹوں کے مطابق شیخ عبداللہ نے کہا ہے کہ ان کے لندن جانے سے بعض بھارتی حلقے پریشان ہوتے۔ ایسی پریشانی میرے لئے ناقابل فہم ہے۔ کشمیر کا تنازعہ بنیادی نوعیت رکھتا ہے اس تنازعہ کے باعث اس علاقے کا امن خطرے میں ہے لہٰذا کسی پریشانی کا نوٹس لینے کی بجائے کشمیر کے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کی ضرورت تھی۔

● کراچی ۲۷ جون ــ امریکی سفارتخانہ کے ناظم الامور نے اعلان کیا ہے کہ امریکی عوام کی جانب سے تھرپارکر حیدر آباد اور ٹھٹھہ کے اضلاع کے طوفان زدگان کے لئے ۳ لاکھ ۵۴ ہزار ۱۸۲ روپے کی مزید خوراک کا تحفہ روانہ کیا ہے۔

خوراک کے عطیہ میں ۲۷۷ بوری گندم ۸۹۲ بوری مکئی ۳۷۴ بوری خشک دلیہ، خشک دودھ کے ۱۱۲۲ ڈبے اور بناسپتی گھی کے ۸۵۰ ڈبے شامل ہیں، دو امریکی رفاہی تنظیمیں یہ خوراک تقسیم کریں گی۔

دریں اثنا لاہور میں مقیم امریکی قونصل جنرل مسٹر ڈبلیو ڈی ایم بین نے مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں کو امریکی سفیر والٹر پی میکانگی کی جانب سے حیدر آباد کے علاقہ کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے دس ہزار ڈالر کی مالیت کا چیک پیش کیا۔

● کراچی ۲۷ جون ــ ذیلی پارچہ جات فیکٹری لمیٹڈ کی انتظامیہ نے حیدر آباد ڈویژن کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ روپے کا چیک گزشتہ روز صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

● نئی دہلی ۲۷ جون ــ گزشتہ روز اتر پردیش کے شمالی علاقہ میں گولر کے مقام پر ایک بس الٹنے سے اٹھائیس افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں سے چھبیس یاتری تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ بس سڑک سے لڑھک کر دریا میں جا گری تھی مزید آٹھ یاتریوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵